سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

سورۂ ھمزۃ مکی ہے اور اس میں نو آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ①

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔[۱] (۱)

الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ ②

جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے۔[۲] (۲)

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ ③

وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا۔[۳] (۳)

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۡ ④

ہرگز نہیں[۴] یہ تو ضرور توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔[۵] (۴)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۭ ⑤

اور تجھے کیا معلوم کہ ایسی آگ کیا ہوگی؟[۶] (۵)

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ ⑥

وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہوگی۔(۶)

---

(۱) ھُمَزَۃٌ اور لُمَزَۃٌ ، بعض کے نزدیک ہم معنی ہیں۔ بعض اس میں کچھ فرق کرتے ہیں۔ ھُمَزَۃٌ وہ شخص ہے جو رو در رو برائی کرے اور لُمَزَۃٌ ، وہ جو پیٹھ پیچھے غیبت کرے۔ بعض اس کے برعکس معنی کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں ھَمْزٌ ، آنکھوں اور ہاتھوں کے اشارے سے برائی کرنا ہے اور لَمْزٌ زبان سے۔

(۲) اس سے مراد یہی ہے کہ جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا یعنی سینت سینت کر رکھنا اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا۔ ورنہ مطلق مال جمع کر کے رکھنا مذموم نہیں ہے۔ یہ مذموم اسی وقت ہے جب زکوٰۃ و صدقات اور انفاق فی سبیل اللہ کا اہتمام نہ ہو۔

(۳) اَخْلَدَہٗ کا زیادہ صحیح ترجمہ یہ ہے کہ "اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا" یعنی یہ مال ، جسے وہ جمع کر کے رکھتا ہے ، اس کی عمر میں اضافہ کر دے گا اور اسے مرنے نہیں دے گا۔

(۴) یعنی معاملہ ایسا نہیں ہے جیسا اس کا زعم اور گمان ہے۔

(۵) ایسا بخیل شخص حطمہ میں پھینک دیا جائے گا۔ یہ بھی جہنم کا ایک نام ہے ، توڑ پھوڑ دینے والی۔

(۶) یہ استفہام اس کی ہولناکی کے بیان کے لیے ہے ، یعنی وہ اتنی ہولناک آگ ہوگی کہ تمہاری عقلیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور تمہارا فہم و شعور اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْـِٕدَةِ ⑦
جو دلوں پر چڑھتی چلی جائے گی۔[1] (۷)

إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ⑧
وہ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی ہوگی۔[2] (۸)

فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ⑨
بڑے بڑے ستونوں میں۔ (۹)

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

سورۂ فیل مکی ہے اور اس میں پانچ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ①
کیا تو نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟[3] (۱)

---

(۱) یعنی اس کی حرارت دلوں تک پہنچ جائے گی۔ ویسے تو دنیا کی آگ کے اندر بھی یہ خاصیت ہے کہ وہ ہر چیز کو جلا ڈالتی ہے لیکن دنیا میں یہ آگ دل تک پہنچ نہیں پاتی کہ انسان کی موت اس سے قبل ہی واقع ہو جاتی ہے۔ جہنم میں ایسا نہیں ہو گا' وہ آگ دلوں تک بھی پہنچ جائے گی' لیکن موت نہیں آئے گی' بلکہ آرزو کے باوجود بھی موت نہیں آئے گی۔

(۲) مُؤْصَدَةٌ بند' یعنی جہنم کے دروازے اور راستے بند کر دیئے جائیں گے' تاکہ کوئی باہر نہ نکل سکے' اور انہیں لوہے کی میخوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا' جو لمبے لمبے ستونوں کی طرح ہوں گی' بعض کے نزدیک عَمَدٍ سے مراد بیڑیاں یا طوق ہیں اور بعض کے نزدیک ستون ہیں جن میں انہیں عذاب دیا جائے گا۔ (فتح القدیر)

(۳) جو یمن سے خانہ کعبہ کی تخریب کے لیے آئے تھے اَلَمْ تَرَ کے معنی ہیں اَلَمْ تَعْلَمْ کیا تجھے معلوم نہیں؟ استفہام تقریر کے لیے ہے' یعنی تو جانتا ہے یا وہ سب لوگ جانتے ہیں جو تیرے ہم عصر ہیں۔ یہ اس لیے فرمایا کہ عرب میں یہ واقعہ گزرے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔ مشہور ترین قول کے مطابق یہ واقعہ اس سال پیش آیا جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی۔ اس لیے عربوں میں اس کی خبریں مشہور اور متواتر تھیں۔ یہ واقعہ مختصراً حسب ذیل ہے۔

واقعہ اصحاب الفیل:

حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن میں ابرہۃ الاشرم گورنر تھا' اس نے صنعاء میں ایک بہت بڑا گرجا (عبادت گھر) تعمیر کیا اور کوشش کی کہ لوگ خانہ کعبہ کے بجائے عبادت اور حج و عمرہ کے لیے ادھر آیا کریں۔ یہ بات اہل مکہ اور دیگر قبائل عرب کے لیے سخت ناگوار تھی۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے ابرہہ کے بنائے ہوئے عبادت خانے کو غلاظت سے پلید کر دیا' جس کی اطلاع اس کو کر دی گئی کہ کسی نے اس طرح اس گرجا کو ناپاک کر دیا ہے' جس پر اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا عزم کر لیا اور ایک لشکر جرار لے کر مکے پر حملہ آور ہوا' کچھ ہاتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔ جب یہ لشکر وادی محسر کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے غول بھیج دیئے جن کی چونچوں اور پنجوں میں کنکریاں تھیں جو چنے یا مسور